سوال: غدیر خم یا عید غدیر کا اصل مسئلہ کیا ہے؟ اس موقع پر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی نصیحت کی؟

جواب نمبر: 168640

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa:633-51T/L=6/1440

غدیر خم ایک چشمہ کا نام تھا جس کے نام سے ایک علاقہ کا نام مشہور ہے جو مکہ مدینہ کے درمیان مقامِ جحفہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے،

حجۃ الوداع سے واپسی کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام فرمایا تھا اور یہیں ایک خطبہ دیا تھا،

خطبہ کا پسِ منظر یہ ہے کہ ماہِ رمضان المبارک کی دس ہجری کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین سو آدمیوں کا سردار بنا کر یمن کی جانب روانہ فرمایا تھا اس دوران کچھ صحابہ کو بتقاضہ بشریت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ دوستانہ شکایت ہو گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع عام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلوص اور ان کے مرتبہ کا اظہار فرمایا تاکہ لوگوں کے دل صاف ہو جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت کا پتہ چل جائے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ، أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ، وَمُؤْمِنَةٍ (رواه احمد: ۰/۰، الناشر: مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم پر نزول اور قیام فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر (عام حاضرین و رفقاء سفر سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا کہ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں مسلمانوں کا ان کے نفسوں اور ان کی جانوں سے بھی زیادہ دوست اور محبوب ہوں) سب نے عرض کیا کیوں نہیں ہاں! بے شک ایسا ہی ہے (اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ (کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مسلمان کا اس کے نفس اور اس کی جان سے زیادہ دوست اور محبوب ہوں) سب نے عرض کیا کیوں نہیں ہاں! بے شک ایسا ہی ہے (اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ (اے اللہ! میں جس کا دوست ہوں تو یہ علی بھی اس کے دوست ہیں، اے اللہ جو علی رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی فرما اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس کے ساتھ دشمنی کا معاملہ فرما) اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور (ان کو مبارک باد دیتے ہوئے) فرمایا کہ تمہیں مبارک ہو اے ابن ابی طالب! کہ تم ہر صبح اور ہر شام (یعنی ہر وقت) ہر مومن اور مومنہ کے دوست اور محبوب ہو گئے۔ (مسند احمد) واقعہ اتنا ہی تھا؛ البتہ شیعوں نے اس جملہ ''من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ،، حضرت علیؓ کے خلیفہ بلا فصل ہونے پر استدلال کرنا شروع کر دیا جس کی تائید کسی بھی طرح نہیں ہوتی۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو (رد شیعیت: ۴/۴، نجم الفتاوی: ۱/۲۹۳، کتاب النوازل ۴۹۲/۲ وغیرہ)

واللہ تعالیٰ اعلم　　　　دارالافتاء،　　　　دارالعلوم دیوبند

فتوی کا لنک- https://darulifta-deoband.com/home/ur/hadith-sunnah/168640